شمس الاسلام بہاری

کادیانی ہفوات اور اُن کا جواب

گزشتہ دنوں مرزائیوں کی چیتھڑے ہفت روزہ "لاہور" کو حسبِ عادت پھر متلی ہوئی ہے اور اس نے قے کی ہے۔امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ اور مجلس احرارِ اسلام پر گندے چھینٹے پھینکنے کی کوشش کی ہے۔ اس کا مدیر ثاقب زیروی ہو بہو مرزا قادیانی لعنہ اللہ کا مثیل و بروز ہے۔ اس کے متعلق آغا شورش کاشمیری مرحوم نے درست کہا تھا

دم بریدہ ہفتگی یک چشم گل اس کا مدیر
مصلح موعود کے الہام کی تکمیل ہے

ذیل کا مضمون ہفت روزہ لاہور کے "عجمی شاہد" کی ہفوات کا جواب شافی ہے۔(مدیر)

جو ترے ادراک کی حدوں میں آ سکتا نہیں
اس میں اپنی عقل کے خناس کی گرھیں نہ ڈال

پیکر طاغوت کے غلام بے دام یک چشم گل ثاقب زیروی کا جلا ہوا زیرہ بد بو چھوڑنے لگا اور وہ ایک "عجمی شاہد" کے بہروپ میں بغبغانے اور جھاگ پھینکنے لگا جس کے چھینٹے سید عطاء اللہ شاہ کے دامن ابیض پر پھینکنے کی ناپاک کوشش کی گئی لیکن..... "منہ پر ہی گرا جس نے بھی مہتاب پہ تھوکا"۔ مرزائیوں کے چیتھڑے ہفت روزہ لاہور ۱۱ ستمبر شمارہ ۳۷ میں فرضی نام "شاھد عجمی" کی جگالیاں شریک اشاعت ہیں اور پاکستان کے فرضی عاشق نامراد کی ژاژ خائی کو عشق پاکستان کا روپ دیا گیا ہے اور ثابت یہ کیا گیا کہ سید عطااللہ شاہ بخاری پاکستان کے مخالف تھے اور قطع و برید کا "سفلی فریضہ" انجام دیتے ہوئے مرزا جی کے کمالات سے "کمالی" درجہ پایا اور اپنی گوسفندی چمکائی۔ طاغوت کے پرستار کبھی سچ نہیں بول سکتے۔ ان کے گرو گھنٹال مرزا غلام احمد کادیانی نے بھی ازالہ اوھام کی پچاس جلدیں لکھنے کا وعدہ کیا مگر پانچ پر اکتفا کر کے تاویل ضلیل یہ کی کہ پچاس اور پانچ میں ایک صفر کا فرق ہے۔ اس سے کیا ہوتا ہے۔ اور ہزاروں روپیہ مریدین منافقین کا ڈکار گئے۔ اسی طرح ثاقب زیروی اور ان کے عجمی شاھد نے تقریروں کا سیاق و سباق کاٹ کر فسوں کاری میں مبینہ ساحری کا کرشمہ دکھادیا۔

کیا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے یہ نہیں کہا تھا کہ جس پاکستان کا حسین خواب تمہیں دکھایا جا رہا ہے اس کی حقیقت سبز باغ سے زیادہ نہیں۔ جاگیرداروں، نوابوں، رئیسوں اور سرمایہ داروں کے پاکستان میں غریب، غریب تر ہو جائیگا اور امیر، امیر تر۔ مشرقی پاکستان ساتھ نہیں رہے گا مشکل پڑنے پر مغربی پاکستان

والے مشرقی پاکستان والوں کی کوئی مدد نہیں کر سکیں گے اور مشرقی پاکستان والے مغربی پاکستان والوں کی کوئی مدد نہیں کر سکیں گے۔ تو کیا تاریخ نے مسلم لیگی اور مرزائی جاگیرداروں، جھوٹوں کے منہ پر طمانچے مارے کہ نہیں؟ کہاں ہے مشرقی پاکستان؟ کیا حال ہے غریب کا؟ مہنگائی بے روزگاری نے لوگوں کو خود کشیوں پر مجبور کیا ہوا ہے۔ آدھا سندھ تم مرزائی ابلیس صفت جاگیرداروں کے قبضہ میں ہے ھندوستان سے تمہاری سازباز ہے ایک کادیان کو بچانے کے لئے تم مرزائیوں نے گورداسپور اور پٹھان کوٹ کا سودا کیا اور کشمیر کا طوق ملامت ہمیشہ کے لیے پاکستان کے گلے کا بار بنا دیا۔ تمہارے لئے مسلم لیگ کا دروازہ کھلا رکھنے والا سیکولر جاگیردار تین حصے پاکستان ہڑپ کر گیا۔ پانچ ارب روپیہ قوم کا کھا گیا۔ پہلے پاکستان کا مطلب تھا لاالہ الااللہ۔ اب پاکستان کا مطلب ہے "جو کچھ لبھدا ای بوجھے وچ پا" غیر ملکی رپورٹیں جو ملکی اخبارات سجا کے شائع کرتے ہیں کہ قوم کا اربوں روپیہ لیگی، مرزائی، پیپلزپارٹی کے منافق، پاکستانی سرمایہ داروں کا بیرونی بینکوں میں جمع ہے ان کی جائیدادیں ان کے کافر داتاؤں کے دیس میں ہیں۔ میں پوچھ سکتا ہوں کہاں ہے وہ پاکستان جس میں خلافت راشدہ کا نظام ہے؟ جس میں عدل ہے، انصاف ہے، تقویٰ و دیانت ہے، شرافت ہے، حیاء عزت و آبرو ہے؟ جس میں اخلاق مصطفیٰ کی جھلک ہو؟ کمالات سیرت طیبہ کا کوئی ماہتاب ظلمتوں کو چیرتا ہوا دلوں میں اتر جائے اتباع رسول کا آفتاب نصف النہار پر ہو۔ جہاں انسان کو جمال انسانیت میسر ہو۔ جہاں انسانی شعور و آگہی جگمگاتی ہو۔ اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ شعور کی بنیاد پر اختلاف دنیا کے کس خطے میں جرم سمجھا گیا۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ نے اگر مسلم لیگ کے تصور اور دعاوی سے اختلاف کیا تو کونسا جرم کیا۔ ہاں کسی چنگیزی کے ہاں اختلاف جرم ہو تو ہو، کوئی شریف انسان اختلاف رائے کو دشمنی کی اساس نہیں بناتا۔ اب اس اختلاف کو وہ طبقۂ خبیثہ اچھال اور اجال رہا ہے کہ...... جن کے دامن میں اندھیروں کے سوا کچھ بھی نہیں جن کے گروجی مہاراج نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ردائے نبوت کو چرانے کی جرأت کی ان کے ہم مرتبہ نبی بننے کی غلاظت، اپنی ہفوات کو قرآن کے برابر وحی قرار دیا، سو حسین کو اپنے گریبان میں بتایا، سیدہ فاطمہ الزہراء کی ران پر سر رکھ کے سونے کا کفر بکا، سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی شان میں بک بک کی، پوری تیرہ صدیوں میں اس جیسا کوئی نہیں ہوا کا دعویٰ کیا، تمام اولیاء اللہ کی تحقیر کی، پوری امت رسول ہاشمی کو جنگلی کتیوں کی اولاد کہا، کنجریوں کی اولاد کہا، جو مرزا جی کو نبی نہ مانے اسے کافر کہا۔ ماں بہن کی مغلظات بکیں، ان خبیثوں، منافقوں، کافروں، مرتدوں پر یہ مصرع صادق آتا ہے۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

"چور کتنا دلیر ہے کہ ہاتھ میں دیا لئے پھرتا ہے"

○